وحدت اسلامی .... تحریر: حکیم عابد مجید مدنی

اللہ تبارک و تعالی قرآن مقدس میں فرماتے ہیں "تم اللہ تعالی کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اختلاف نہ ڈالو۔ اللہ کی تم پر انعام کردہ نعمت کو یاد کرو۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں الفت و محبت ڈال کر اللہ تعالی نے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ تم جہنم کے کنارے کھڑے تھے تو تم کو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالی تمہارے لئے نشانیاں بیان کرتے ہیں تاکہ تم رہنمائی لو۔ تم میں ایک جماعت اور گروہ ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور برائی سے منع کرے اور نیکی کا حکم دے اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ تم ان اختلافات کرنے والے لوگوں کی طرح مت بن جاؤ جنہوں نے آپس میں لڑائی کی جبکہ ان کے پاس دلائل آ چکے تھے۔ اور انہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔"

ان آیات قرآنی کے علاوہ بھی دوسری بہت سی آیات میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق' الفت و محبت' اور یگانگت و یکجہتی کی طرف بلایا گیا کہ لوگ اللہ تعالی کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی اور قوت کے ساتھ پکڑتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ بے شک تم ایک امت ہو اور میں تمہارا رب ہوں پس میری عبادت کرو' اللہ تعالی کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اختلاف نہ کرو ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا تک نہ رہے گی اور صبر کرو اللہ تبارک و تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

وحدت اسلامی سے متعلق چند احادیث رسول اللہ ﷺ

رسول خدا نے فرمایا "مسلمانوں کی مثال آپس کے پیار و محبت' رحم دلی اور مہربانی میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کا ایک عضو کسی مصیبت میں مبتلا

ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم تکلیف اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط بنیاد کی سی حیثیت رکھتا ہے اور بعض بعض کو مضبوط کئے ہوتے ہیں۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت پیچھے ہٹ گیا حقیقت میں اس نے اپنے آپ کو اسلام کے بندھن سے آزاد کر لیا۔

ان تمام آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام دین وحدت ہے۔ دین محبت ہے' دین الفت ہے' دین اجتماعیت ہے' یہ ایسا دین ہے جس کی بنیاد اور اساس کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جو کہ کلمہ اخلاص ہے جس کو تمام مسلمان آلاپتے ہیں اور وہ تمام ہی اللہ کے بندے اور غلام ہیں۔ ان واضح اور بین دلائل کے علاوہ تمام اسلامی عبادات اور احکام بھی اس مشن کے داعی ہیں۔ جو مسلمانوں کے متحد رہنے کا درس دیتا ہے اور انہیں ایک مضبوط اور مستحکم امت کے طور پر تیار کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جماعت سے نماز کی ادائیگی جو کہ ایک روزانہ کی عبادت ہے۔ اسلام نے اسے اتحاد و اتفاق اور بھائی چارے کا منظر اور مظہر بنایا ہے۔ اس کے ذریعے ایک دن میں کئی مرتبہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر ایک ہی امام کے پیچھے' ایک ہی قبلہ کی طرف منہ کرکے اور یہ سب کچھ ایک ہی مقصد کی خاطر یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری ہی ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔ جمعہ کی نماز بھی اسی اسلامی اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت کی علامت ہے۔ اسلامی عیدین بھی ایک سال کے بعد مسلمانوں کو آپس کے میل جول کا درس دیتی ہے۔ اسی طرح حج بیت اللہ جس کا شمار اہم اسلامی عبادات میں ہوتا ہے' یہ استحکام امت کا ایک بے نظیر اور بے مثال اجتماع ہے۔ ہر ملک اور خطے سے آنے والے لوگ ایک ہی مقصد کے لئے ایک ہی لباس میں جمع ہوتے ہیں۔ جنہوں نے رنگ و نسل اور زبان و ثقافت کے اختلاف کو بالائے طاق رکھا ہوتا ہے۔ اس وقت ان کے دلوں

کے اندر ایک ہی ذات رب جلیل کا ڈر نمایاں ہوتا ہے۔

یہ عبادات اور دوسرے اسلامی احکام' معاشرہ کی اجتماعیت اور آپس کی معاونت کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ اسلامی معاشرے کے رہنے والے لوگ اسی طرح ایک ہوں جس طرح کہ ان کا رب' رسول' کتاب اور دین ایک ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے محبت و الفت کی فضا کو لوگوں کے درمیان عام کیا اور عملی طور پر صحابہ کرام کے درمیان اخوت پیدا کر دی۔ انصاری کو مہاجر کا بھائی بنا دیا۔ اوس و خزرج کے تفرق کو مٹا کر ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھانپ لیا تھا کہ جب تک مدینہ منورہ کے لوگوں کی صفوں میں اتحاد و اتفاق کی روح کو نہیں پھونکا جائے گا اس وقت تک حصول مقصد ناممکن اور محال ہے۔ لہٰذا آپؐ نے اختلافات و افتراق کا خاتمہ کیا مہاجرین اور انصار کے درمیان الفت و محبت پیدا کر دی۔ آپؐ کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ سب سراسر اسلام پر ہوں' دین اسلام ان کا محور و مرکز ہو۔ اس اسلامی اخوت و بھائی چارے نے جتنا انہیں آپس میں قریب کیا اتنا انہیں قرابت و رشتہ داری اور حسب و نسب بھی نہ کر سکے ہم وطن ہونا بھی یہ کام نہ کر سکا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب جاہلیت کے دور کے تعصبات اور اختلافات کا خاتمہ کیا کہ جس نے اس وقت کے ماحول و معاشرے کو پارہ پارہ کرکے رکھ دیا تھا۔ ان کی جگہ آپ نے باہمی اخوت و محبت کو رواج دیا۔ جسے پہلے کسی معاشرے نے دیکھا اور چکھا تک نہیں تھا۔ بنابریں ایسی قوت سامنے آئی جس نے اسلام کا دفاع کیا۔ اس کے خلاف اٹھنے والی تمام طاقتوں کو ملیامیٹ کیا اور اسلام کے خلاف سازشوں کو نیست و نابود کر دیا۔ تھوڑی سی مدت ہی میں اسلامی جھنڈا جزیرہ عرب کے خطہ پر لہلہانے لگا۔ بلکہ جزیرہ عرب کے آس پاس کے ممالک میں بھی اسلام پھیلنے لگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مختلف علاقوں

میں پھیل گئے اور انہوں نے اختلاف و افتراق کی بجائے اتفاق و اتحاد کی دعوت دی ایک اللہ اور قرآن کی طرف بلایا۔

ان موجودہ اختلافات کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں ان میں یہ عوامل کارفرما نظر آتے ہیں۔

داخلی عوامل

اختلافات کے داخلی عوامل کا تعلق حب جاہ و منصب، خود غرضی، مفاد پرستی سے ہے کہ جن سے ظلم و ستم اور اور طلب دنیا اور حدود سے تجاوز جیسے امور جنم لیتے ہیں اور یہ ایسی بری صفات ہیں جن سے باہمی اختلاف، بغض، لڑائی جھگڑے، حسد، کینہ اور عناد جیسے باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا نتیجہ سرکشی، قتل و غارت اور آزادی کی سلبی کی شکل میں نکلتا ہے۔ جس سے معاشرہ تفرقہ بازی اور بدامنی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اختلاف کے اہم عوامل میں ایک جہالت بھی ہے۔ روز اول ہی سے اسلام کے اہم اہداف و مقاصد میں یہ بات شامل رہی ہے کہ ان اختلافات کو مٹایا جائے۔ اس کے لئے ایسے قوانین اور قواعد و ضوابط بنائے کہ ان کے ذریعے لوگوں کی نفسانی و حیوانی خواہشات مٹا کر ایک اللہ کو معبود برحق بنایا جا سکے۔ واضح رہے کہ اسلام کا اخلاقی نظام بھی اسی طرح معاشرے سے اختلافات کو مٹانے کے لئے آیا تھا۔ کہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جائے اور برائی سے منع کیا جائے تاکہ ماحول کو ان معاشرتی بیماریوں سے بچایا جا سکے۔ نتیجة دعوت و اصلاح کا پیغام عام ہو گا اور اسلامی معاشرے میں محبت و مروت جنم لے گی۔

خارجی عوامل

جہاں تک اختلاف کے خارجی عوامل کا تعلق ہے۔ تو وہ اکثر طور پر استعماری اور سامراجی ہیں۔ جنہوں نے اسلامی معاشرے کی جڑوں کو ہلا کر رکھ

دیا ہے اور آپس کی جنگوں کو جنم دیا۔ ان دونوں قسم کے عوامل کو استعمال کرنے والے لوگوں نے اپنے اہداف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پہلی قسم کے لوگوں کو اپنا آلہ کار بنایا۔ جنہوں نے خود غرضی' مفاد پرستی اور لالچ کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کے اندر سازشیں کیں' انہیں آپس میں لڑایا اور ایک کو دوسرے کے خلاف کیا۔ ظاہر بات ہے کہ اسلام دشمن قوتیں تو ہر وقت ایسے موقع کے انتظار میں رہتی ہیں کہ اہل اسلام کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس کے مقصد کے لئے وہ ہر قسم کا منصوبہ بنانے میں کوشاں رہتے ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ انہوں نے آج تک ان اسلام دشمن قوتوں کے مقابلے اور ان کے عزائم کی بیخ کنی کے بارے میں کبھی کچھ نہیں سوچا بلکہ آپس کے اختلافات کو ہوا دی جس سے دشمنوں نے فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کے بھیس میں اسلام کو نقصان پہنچایا۔

لمحہ فکریہ!

اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نظام اسلام اور عبادات کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان آپس میں متحد و متفق ہوں جس طرح ان کا رب ایک' کلمہ ایک' رسول ایک' کتاب ایک' اور دین ایک ہے چاہیے کہ وہ بھی ایک ہوں۔ اس طرح یہ بات بھی سامنے آئی کہ مسلمانوں کے اندر اختلاف و افتراق کا بڑا سبب حب جاہ و منصب اور خودغرضی و لالچ ہے۔ جس کی خاطر وہ اسلام دشمن قوتوں کا آلہ کار بنتا ہے۔ لہذا اسلام پسند قوتوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ عقل کے ناخن لیں۔ آپس میں محبت پیدا کریں اور مل کر' اختلاف کو مٹا کر' لڑائی جھگڑے کو چھوڑ کر' سب اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ اللہ تعالی نے فرماتے ہیں۔ "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اختلاف نہ کرو"

"اے مسلمانو! اہل کتاب کی طرح لڑائی نہ کرو اور ان سے اچھے طریقہ سے پیش آؤ آپ کا معبود ایک اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں۔" (العنکبوت)

"اے اہل کتاب ایک کلمہ کی طرف آ جاؤ جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان موجود ہے" (آل عمران ۶۴)

قرآنی رہنمائی ہمیں یہ کہتی ہے کہ ہم ان اصولوں کو اپنا کر آپس میں تو کیا دوسرے اہل کتاب کو بھی اپنے قریب کریں اور معاشرہ اتحاد و اتفاق کی سانس لے اور یہی چیز ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔

بقیہ: اخلاص

اللہ فرمائے گا کذبت تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے میری خوشنودی کے لئے جہاد نہیں کیا بلکہ اس لیے قتال و جہاد کیا تاکہ لوگ کہیں فلاں شخص کیسا بہادر ہے۔ فقد قیل پس یہ تو کہا گیا اور دنیا میں تیری بڑی تعریف و توصیف کی گئی ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ پھر اسی طرح کا معاملہ قرآن کے قاری اور عالم کے ساتھ کیا جائے گا اور پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا جو کہ ریاکار سخی ہو گا۔ اس کا فیصلہ بھی پہلے دونوں شخصوں' مجاہد اور عالم کی طرح ہو گا اور اسے بھی جہنم واصل کیا جائے گا۔ اس واقعہ کو بیان کرکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اولئک الثلٰثة اول خلق اللہ سعر بھم النار یوم القیمہ۔ (ترغیب)

ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ یہ چند باتیں پیش کی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت خلوص نیت سے نیک افعال کرنے کی توفیق دے اور ریا و نمود کے عمل سے محفوظ رکھے کہ جس سے روز محشر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ آمین یا رب العالمین